



## سوال

سیدنا فاطمہ رضی اللہ عنہا اور غسل وفات

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک دیوبندی تبلیغی خطب سے اکثر یہ واقعہ سننے میں آیا ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا جب بیمار ہوئیں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کسین کام کے لیے گئے ہوتے تھے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اپنی خادمہ کو فرمایا کہ میرے لیے غسل کا پانی اور کپڑے رکھو انہوں نے پانی رکھا اور حضرت فاطمہ نے غسل فرمایا۔ انہوں نے کہا میرے فلاں کپڑے نکالو، انہوں نے کالے کپڑے پہنے۔ کہا: میری چارپائی کمرے کے بیچ میں کر دو۔ بیچ کمرے کے کر دی۔ لیٹ کر قیلے کی طرف منہ کر کے کہا: اب میں مر رہی ہوں علی کو کہہ دینا میرا غسل ہو گیا ہے میرا کندھا بھی ننگا نہیں ہونا چاہیے جب حضرت علی آئے تو پیغام ملا تو کہا اسی پر عمل ہوگا تو اسی طرح دفنا دیا گیا۔

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

یہ ضعیف و منکر روایت ہے اسے امام احمد بن حنبل<sup>ؒ</sup> نے محمد بن اسحاق عن عبید اللہ بن علی بن ابی رافع عن ابیہ عن ام سلمیٰ<sup>ؓ</sup> کی سند سے روایت کیا ہے۔ (مسند احمد 6/461-462 ج 27615، اسد الغابہ ج 5 ص 590، معرفۃ الصحابہ لابن نعیم 6/3507 ج 7944)

یہ سند ضعیف و منکر ہے۔ محمد بن اسحاق بن یسار مدلس ہیں اور روایت عن سے ہے۔ عبید اللہ بن علی بن ابی رافع: لین الحدیث (ضعیف) ہے۔ (التقریب: 4322)

علی بن ابی رافع: لین الحدیث (ضعیف) ہے۔ (التقریب: 4322)

علی بن ابی رافع کی توثیق مجھے معلوم نہیں ہے۔

یہی روایت ابن سعد (الطبقات 8/27) عمر بن شہبہ (تاریخ المدینہ 1/108-109)

ابن شہین (632) اور ابن الجوزی (العلل المتناہیہ: 419، الموضوعات 3/277) نے "محمد بن اسحاق عن عبید اللہ (عبد اللہ) (علی) بن علی (فلان) بن ابی رافع عن ابیہ عن ام سلمیٰ کی سند سے روایت کی ہے۔

اس سند میں بھی محمد بن اسحاق مدلس اور ابن علی بن ابی رافع ضعیف ہے۔ ابن الجوزی نے کہا: "بذا حدیث لا یصح" یہ حدیث صحیح نہیں ہے۔ ذہبی نے کہا: "بذا منکر" یہ منکر (روایت) ہے۔ (سیر اعلام النبلاء 2/129 نیز دیکھئے مجمع الزوائد 9/211)



مصنف عبدالرزاق (3/411 ح 6126 دوسرا نسخہ: 6152) الآحاد والمثانی لابن ابی عاصم (5/356 ح 2940) المعجم الکبیر للطبرانی (22/399 ح 996) اور  
حلیۃ الاولیاء لابن نعیم الاصبہانی (2/43) میں اس قصے کی تائید والا قصہ عبداللہ بن محمد بن عقیل سے مروی ہے۔ یہ قصہ دو وجہ سے ضعیف ہے:

(1) عبداللہ بن محمد بن عقیل (قول راجح میں) جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔

(2) عبداللہ بن محمد بن عقیل نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا زمانہ نہیں پایا لہذا یہ سند منقطع ہے۔ دیکھئے مجمع الزوائد للہیثمی (9/211) ونصب الراية (2/251) وقال: بسند  
ضعیف و منقطع!

تنبیہ: مصنف عبدالرزاق اور الآحاد والمثانی میں عبدالرزاق کے استاد اور ابن عقیل کے شاگرد ہیں۔

حافظ ابن کثیر نے کہا: "و ما روی انہا اغتسلت قبل وفاتها و اوصت ان لا تغسل بعد ذلك فضیفت لایعول علیہ واللہ اعلم" اور جو روایت کیا گیا ہے کہ انھوں (سیدنا فاطمہ رضی اللہ عنہا)  
نے اپنی وفات سے پہلے غسل کیا اور یہ وصیت کی کہ اس کے بعد انھیں غسل نہ دیا جائے تو یہ ضعیف ہے۔ اس پر اعتماد نہیں کیا جاتا۔ واللہ اعلم (البدایہ والنہایہ 6/338)

خلاصۃ التحقیق: یہ روایت اپنی تمام سندوں کے ساتھ ضعیف و منکر ہے لہذا مردود ہے۔ اس کے مقابلے میں محمد بن موسیٰ (بن ابی عبداللہ الفطری ابو عبداللہ الدنی) نے کہا: فاطمہ  
(رضی اللہ عنہا) کو علی (رضی اللہ عنہا) نے غسل دیا تھا (طبقات ابن سعد 8/28 و تاریخ المدینہ 1/109)

اس روایت کی سند محمد بن موسیٰ (صدوق) تک صحیح ہے لیکن منقطع ہونے کی وجہ سے یہ بھی ضعیف ہے اس قسم کی ایک ضعیف روایت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے بھی  
مروی ہے۔

دیکھئے المستدرک للحاکم (3/163، 164 ح 4769) حلیۃ الاولیاء (2/43) السنن الکبریٰ للہیثمی (3/397) تاریخ المدینہ (1/109) اور التلخیص الجبیر  
(2/143 ح 907) وقال: و اسنادہ حسن)

بعض علماء کا سیدنا اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا والی روایت کو حسن قرار دینا محل نظر ہے۔

حدامہ عنہم والی اللہ اعلم بالصواب

## فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)

ج 1 ص 517

محدث فتویٰ